بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ — خطبہ نمبر ۱۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ — بہر نخبہ — The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹ | ۲۵ امان ۱۳۴۴ ہش — ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۸۴ھ — ۲۵ مارچ ۱۹۶۵ء | نمبر ۶۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۴ مارچ بوقت ½ ۸ بجے صبح

کل بھی حضور کو انفلوئنزا کی تکلیف اور ضعف رہا۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ سے کامل طور پر پیار کرنے والے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا ورد رکھتے ہیں

سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے

"خدا تعالیٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں۔ کیونکہ یہ محبت کا تقاضا ہے کہ ایک محبِ صادق کو ہمیشہ یہ فکر لگی رہتی ہے کہ اس کا محبوب اس پر ناراض نہ ہو جائے اور چونکہ اس کے دل میں پیاس لگا دی جاتی ہے کہ خدا کامل طور پر اس سے راضی رہے اس لئے خدا تعالیٰ یہ بھی کہے کہ مَیں تجھ سے راضی ہوں تب بھی وہ اس قدر پر صبر نہیں کر سکتا کیونکہ جیسا کہ شراب کے دَور کے وقت ایک شراب پینے والا ہر دم ایک مرتبہ پی کر پھر دوسری مرتبہ مانگتا ہے۔ اسی طرح جب انسان کے اندر محبت کا چشمہ جوش مارتا ہے تو وہ محبت طبعاً یہ تقاضا کرتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ پس محبت کی کثرت کی وجہ سے استغفار کی بھی کثرت ہوتی ہے یہی وجہ ہے، کہ خدا تعالیٰ سے کامل طور پر پیار کرنے والے ہر دم اور ہر لحظہ استغفار کو اپنا ورد رکھتے ہیں اور سب سے بڑھ کر معصوم کی یہی نشانی ہے کہ وہ سب سے زیادہ استغفار میں مشغول رہے اور استغفار کے حقیقی معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغزش اور قصور جو بوجہ ضعفِ بشریت انسان سے صادر ہو سکتی ہے اس امکانی کمزوری کو دُور کرنے کے لئے خدا سے مدد مانگی جائے تا خدا کے فضل سے وہ کمزوری ظہور میں نہ آوے اور مستور و مخفی رہے۔ پھر بعد اس کے استغفار کے معنے عام لوگوں کے لئے وسیع کئے گئے اور یہ امر بھی استغفار میں داخل ہوا کہ جو کچھ لغزش اور قصور صادر ہو چکا خدا تعالیٰ اس کے بد نتائج اور زہریلی تاثیروں سے دنیا اور آخرت میں محفوظ رکھے۔ پس نجات حقیقی کا سرچشمہ محبت ذاتی خدا تعالیٰ عزّ و جلّ کی ہے جو عجز و نیاز اور دائمی استغفار کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔"

(چشمۂ مسیحی صفحہ ۳۸)

اخبارِ احمدیہ

• — ربوہ ۲۴ مارچ۔ لاہور سے بذریعہ تار آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ محترم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع منٹگمری تاحال بیمار ہیں۔ بخار ابھی تک نہیں اترا ہے اور یہ تشخیص بھی نہیں ہو سکی ہے کہ بخار کس نوعیت کا ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم چوہدری صاحب کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ اور عمر دراز عطا فرما کر خدمتِ دین کی بیش از پیش توفیق سے نوازے۔ آمین۔

• — ربوہ ۲۴ مارچ۔ مکرم بشارت الرحمن صاحب ایم۔ اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج کی صحت کچھ عرصہ سے مختلف عوارض کے باعث متواتر خراب چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز خدمتِ دین کی بیش از بیش توفیق سے نوازے اور ہمیشہ ہی اپنی رضا کی راہوں پر گامزن رکھے۔ آمین

• — مکرم سید عبد الغفور صاحب عطا (۸۱ فلیمنگ روڈ لاہور) مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے فرزند ڈاکٹر سید انور احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان گئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور وہ تعلیم مکمل کرنے اور اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد بخیر و عافیت وطن واپس آئیں۔ آمین

• — سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی"

(افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک بصیرت افروز تقریر

وہی نیکی بابرکت اور نتیجہ خیز ہوتی ہے جس میں استقلال اور دوام کا رنگ پایا جائے

کچھ دن نیکی کر کے پھر اسے چھوڑ دینا ایک ایسی کمزوری ہے جس سے انسان کی روحانی زندگی ہر وقت خطرہ میں رہتی ہے

جو قوم اس بات کی عادی ہو کہ اسے بار بار بیدار کیا جائے اسے اپنے مستقبل کی فکر کرنی چاہیئے

نمازیں انسان کے روحانی اعضا ہیں ان میں سستی کرنا روحانی اعضا کو کاٹنے کے مترادف ہے

فرمودہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

فرمایا:۔ میں نے اپنے خطبات میں جماعت کو کئی دفعہ توجہ دلائی ہے کہ

کام وہی بابرکت اور نتیجہ خیز ہوتا ہے

جس میں استقلال اور دوام کا رنگ پایا جائے۔ یوں تو ادنےٰ سے ادنےٰ اور ذلیل سے ذلیل انسان بھی کبھی نہ کبھی کوئی نیکی کر لیتا ہے۔ لیکن اس کا دو دن کے لئے نیکی پر کاربند ہونا اس بات کی علامت نہیں سمجھی جا سکتی کہ وہ فی الحقیقت نیک انسان ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص کچھ عرصہ باقاعدہ نمازیں ادا کرتا ہے۔ باقاعدہ چندہ دیتا ہے دین کے لئے قربانی بھی کرتا ہے لیکن کچھ عرصہ کے بعد ان سب باتوں کو چھوڑ دیتا ہے تو کوئی عقلمند انسان ایسا نہیں جو ایسے شخص کو کامل طور پر ایماندار یا متقی سمجھ سکے۔ ہمارے ملک کی مساجد میں سے

کچھ مساجد ایسی بھی ہیں

جو کنچنیوں کی بنوائی ہوئی ہیں یا بعض ایسے لوگوں کی بنوائی ہوئی ہیں۔ جن کی ساری عمر ظلم و تعدی اور دوسری بدعات میں گزری لیکن جب وہ مرنے کے قریب پہنچے تو کوئی مسجد یا کنواں یا مدرسہ یا لائبریری بنوا دی اور اس کے بنوانے کے بعد انہوں نے یہ سمجھ لیا کہ ہم نے اللہ تعالےٰ کا بہت بڑا کام کر دیا ہے اور مسجد یا کنواں یا مدرسہ یا لائبریری بنوا کر اللہ تعالےٰ پر اتنا بڑا احسان کر دیا ہے کہ اب اللہ تعالےٰ کا کوئی حق نہیں کہ آخرت میں ان سے ان کے اعمال کے متعلق باز پرس کرے۔ گویا اصل مالک وہ ہیں اور اللہ تعالےٰ ان کا محتاج ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں یہود کی اسی حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یہ ایسے جاہل اور بے وقوف ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے متعلق کہتے ہیں کہ اصل مالدار تو ہم ہیں اور اللہ تعالےٰ نعوذ باللہ فقیر اور محتاج ہے جو اپنے دین کی اشاعت کے لئے ہم سے پیسے مانگتا ہے (آل عمران ۱۹۴) یہ سب باتیں وہ تمسخر سے کہتے تھے حالانکہ جتنا لمبا سلسلہ انبیاء کا بنی اسرائیل میں گزرا ہے اور کسی قوم میں نہیں گزرا۔ لیکن پھر بھی ان کی ذہنیت میں تبدیلی پیدا نہ ہوئی۔ وہ کبھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہہ دیتے تھے کہ فاذھب انت وربك فقاتلا انا ھھنا قاعدون (مائدہ ع۴) کہ اے موسےٰ تو اور تیرا رب دونو جاؤ اور لڑتے پھرو۔ ہم تو یہیں بیٹھے ہیں اگر یہ کام ہم نے ہی کرنا ہے تو پھر اللہ تعالےٰ کا نام درمیان میں کیوں لاتے ہو قربانیاں ہم کریں آدمی ہمارے مارے جائیں اور فتح اللہ تعالےٰ کے نام لگے۔ یہ ذہنیت شیطان ہر زمانہ میں لوگوں کے اندر پیدا کرتا رہتا ہے اور ان کے دلوں میں وساوس اور شبہات پیدا کر کے انہیں اللہ تعالےٰ کی راہ سے برگشتہ کرنا چاہتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ کے کاموں میں ایک پردہ اور اخفا کا رنگ ہوتا ہے اس لئے ظاہر بین نگاہوں کو انسانوں کے ہاتھ تو کام کرتے دکھائی دیتے ہیں لیکن

اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد

کے سامان ان کی نگاہوں سے پوشیدہ رہتے ہیں یہ کبھی نہیں ہوا کہ آسمان پھٹے اور اس میں سے دنیا والوں کو جبرائیل کا منہ نظر آنے لگے۔ اور جبرائیل بآواز بلند یہ کہہ رہا ہو کہ اے لوگو! آدمؑ اللہ تعالےٰ کا نبی ہے اور تمہاری طرف اس کا پیغام لے کر آیا ہے۔ اس کی تکذیب اور انکار نہ کرنا اور ایسا بھی آج تک کبھی نہیں ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے مثلاً خانہ کعبہ بنانے کا ارادہ کیا ہو اور شام کے وقت میکائیل آسمان سے سر نکال کر دنیا والوں کو آواز دے کر اپنے اپنے سر بچا لو اور گھروں کے اندر بیٹھ جاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ آسمان سے خانہ کعبہ کے بنانے کے لئے روپوں کی تھیلیوں کی بارش کرنے لگا ہے۔ نہ حضرت آدمؑ کے زمانے میں ایسا ہوا نہ حضرت نوحؑ کے زمانہ میں ایسا ہوا نہ حضرت کرشنؑ اور رام چندرؑ کے زمانہ میں ایسا ہوا نہ حضرت موسےٰؑ کے زمانہ میں ایسا ہوا۔ نہ حضرت عیسےٰؑ کے زمانہ میں ایسا ہوا اور نہ ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا ہوا کہ اللہ تعالےٰ

دین کی اشاعت

اور دین کے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے آسمان سے روپوں کی بارش کی ہو یا آسمان سے مومنوں کے لئے بیجوں کی بارش کی ہو اور وہ خود بخود رات کو اُگ کر صبح تک بڑے بڑے درخت بن گئے ہوں یا اللہ تعالےٰ کے کسی نبی کو اشتہار چھپوانے کی ضرورت پیش آئی ہو۔ تو اللہ تعالےٰ نے آسمان سے چھپے ہوئے اشتہار اس کی ضرورت کے مطابق پھینک دیئے ہوں یا لڑائی کا موقعہ ہو اور گھوڑوں اور نیزوں کی ضرورت ہو تو اللہ تعالےٰ نے آسمان سے گھوڑوں اور نیزوں کی بارش کی ہو۔ نہ کبھی آج تک ایسا ہوا اور نہ آئندہ ایسا ہوگا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کے ذریعہ ہی یہ سارے سامان مہیا کرتا ہے لیکن

بنی اسرائیل کی ذہنیت

یہ تھی کہ ہم خدا تعالےٰ کا کام کیوں کریں۔ اللہ تعالےٰ خود کرے۔ چنانچہ باوجود حضرت موسےٰ علیہ السلام کو مان لینے کے شروع سے لے کر آخر تک مختلف رنگوں میں وہ حجت بازی کرتے رہے گو الفاظ تبدیل کر لیتے تھے کبھی کہہ دیتے تھے کہ جا تو اور تیرا رب جا کر لڑو۔ فتح ہو جائے تو ہمیں آکر بتا دینا ہم آجائیں گے کبھی کہہ دیتے کہ خدا تعالےٰ تمہیں روپے نہیں دیتا کہ ہم سے مانگتے ہو۔ کیا خدا تعالےٰ فقیر ہے کہ ہم اس کے کاموں کو سرانجام دینے کے لئے اپنا مال خرچ کریں۔ اور یہ بات صرف بنی اسرائیل تک ہی محدود نہیں رہی۔ بلکہ آج مسلمان کہلانے والوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اپنے آپ کو شامل کرنے والوں کا بھی یہی حال ہے اگر

اسلام کی اشاعت کا سوال

ہو تو کہتے ہیں کہ جس نے اسلام بھیجا ہے وہی اس کو برتر اور غالب کرنے کے سامان پیدا کرے گا۔ ہمارے ہاتھوں کچھ نہیں بنے گا۔ اگر اسلام کے لئے مال کی ضرورت ہو تو کہتے ہیں کہ ہمیں تو خود پیٹ بھر کر روٹی نصیب نہیں ہوتی ہم چندہ کہاں سے دیں گے اگر غریبوں کی غربت دور کرنے کا سوال ہو تو کہتے ہیں کہ جس نے ان کو پیدا کیا ہے وہ خود غربت دور کرنے کے سامان کرے۔ ہم کیوں کریں۔ لیکن جب مرنے لگتے

ہیں۔ تو کوئی مسجد یا کنواں یا مہمان خانہ یا امام باڑہ بنوا دیتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ پر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی آنکھیں اب ہمیشہ کے لئے ہمارے سامنے نیچی رہیں گی اور وہ

قیامت کے دن

ہم سے محاسبہ نہیں کر سکے گا حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بہن غیر احمدی تھیں وہ آپؓ سے ملنے کے لئے ایک دفعہ قادیان آئیں۔ آپؓ نے ان کو تبلیغ کی اور بعض سکھائیں کہ جا کر اپنے پیر صاحب سے پوچھنا۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ دوبارہ قادیان آئیں تو

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

سے کہنے لگیں کہ ہمارے پیر صاحب کہتے ہیں کہ ہم جانیں اور ہمارا کام۔ ہم قیامت کے دن تمہارے ذمہ دار ہوں گے۔ اور تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہیں جنت میں چھوڑ آئیں گے۔ ہم قیامت کے دن تمہارے وکیل ہوں گے اور وکیل خود بحث کیا کرتا ہے آپؓ نے فرمایا بے شک وکیل ہی بحث کیا کرتا ہے لیکن اگر بحث میں وکیل سے کوئی بات پوچھی جائے اور وکیل کے پاس وجہ معقول ہو تو وہ جواب دے سکتا ہے لیکن اگر اس کے پاس وجہ معقول نہ ہو تو وہ کیا جواب دے گا یا اگر جواب دیتا ہے اور وہ غلط نکلتا ہے تو وکیل کا کیا نقصان ہوگا۔ نقصان تو موکل کا ہی ہوگا یہ باتیں آپؓ کی بہن نے جا کر پیر صاحب کے سامنے بیان کیں وہ کہنے لگے کہ یہ تیرے ذہن کی باتیں نہیں بلکہ تجھے یہ باتیں نورالدین نے سکھائی ہیں۔ پھر کہنے لگے تم فکر نہ کرو جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تم سے پوچھے گا تو ہم کہیں گے کہ اس کے ذمہ دار ہم ہیں اس کا حساب ہم سے لیا جائے۔ ”پھر تسیں دگڑ دگڑ کردے ہوئے جنت وچ چلے جاناں“ یعنی پھر تم دگڑ دگڑ کرتے ہوئے جنت میں چلے جانا۔ انہوں نے کہا پیر صاحب سوال تو آپ کا ہے کہ آپ

جنت میں کیسے داخل ہونگے

پیر صاحب نے جواب دیا ہمارا کیا ہے جب آپ لوگ جنت میں چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ہم سے کہے گا کہ ان کو تم نے جنت میں بھیج دیا ہے۔ اب تم بھی تو۔ تو ہم کہیں گے کہ ہمارے ساتھ یہ کیا مذاق

ہو رہا ہے۔ کیا ہمارے نانا امام حسین رضی کی قربانی کافی نہ تھی۔ کہ آج ہمیں اعمال بجا لانے کے لئے دق کیا جاتا ہے۔ اس پر ہمیں اللہ تعالیٰ بغیر حساب لئے جنت میں داخل کر دے گا۔ میں سمجھتا ہوں یہ خیالات لوگوں میں اسی لئے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ یہ نہیں جانتے کہ نجات ہمارے اپنے اعمال سے وابستہ ہے یہی وجہ ہے کہ اگر وہ کوئی نیکی کا کام کرتے بھی ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ایک احسان سمجھتے ہیں اور یہی ذہنیت ہے جو

نیکیوں پر استقلال اور دوام کی عادت

پیدا نہیں ہونے دیتی لوگ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کر کے بھی یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ پر بڑا احسان کر دیا ہے اور احسان خواہ چھوٹا ہو یا بڑا تھوڑا ہو یا زیادہ بار ہوتا ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کو رشوت دیتے ہیں۔ جس طرح کسی شخص کے پاس ٹکٹ نہ ہو اور وہ ریل گاڑی میں سفر کر رہا ہو اور ٹکٹ چیک کرنے والا آ جائے تو وہ بجائے پورا کرایہ ادا کرنے کے کچھ رشوت دے کر ٹکٹ چیکر کو خاموش کرا دے۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے وہ اس ایک نیکی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی آنکھیں نیچی کرنا چاہتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اگر ہم ساری عمر بھی نیکیاں کرتے چلے جائیں تو بھی ہماری ذمہ داری ادا نہیں ہوتی وہ لوگ جو کچھ دیر کام کرنے کے بعد کچھ عرصہ

قربانی کرنے کے بعد

تھک کر بیٹھ جاتے ہیں اور ان کے اندر سستی اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے اور اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان کو پھر بیدار کیا جائے اور ان کو ذمہ داریوں کا احساس دلایا جائے ایسے لوگوں کو

اپنے انجام کی فکر کرنی چاہیئے

کیونکہ اگر ایک شخص ساری عمر بھی کھانا کھاتا رہے لیکن صرف دس دن کھانا نہ کھائے تو وہ یا تو مر جائے گا یا مرنے کے قریب پہنچ جائے گا۔ اگر ایک شخص ہزار سال میں نو سو ننانوے سال اور تین سو پچاس دن تک کھانا کھاتا رہے۔ لیکن صرف دس پندرہ دن نہ کھائے تو اس کا پچھلا کھایا ہوا آئندہ نہ کھانے والے دنوں میں کام نہیں آئے گا۔ یہی حال انسان کی روحانی زندگی کا ہے اگر اس کو روحانی غذا نہ ملے تو ایسے شخص کی زندگی خطرہ میں پڑ جاتی ہے اور وہ یا تو مر جاتا ہے یا مرنے کے قریب پہنچ جاتا ہے

لیکن اگر وہ اپنی حالت کی طرف توجہ کرے اور توبہ و استغفار کرے تو اسے اللہ تعالیٰ موت کے گڑھے سے نکال لیتا ہے اور اگر توجہ نہ کرے اور اپنی اصلاح کے لئے نیکی کی طرف قدم نہ اٹھائے تو اس پر موت وارد ہو جاتی ہے پس تھوڑا سا کام کر کے یہ سمجھ لینا کہ ہم نے اپنی آخرت کے لئے بہت کچھ کر لیا ہے یہ محض نفس کا دھوکہ ہے یہ ایسی ذہنیت ہے جو عملی حالت کو خراب کر رہی ہے اور اگر ہماری جماعت بھی اس رَو میں بہہ جائے تو یہ قابل افسوس بات ہوگی۔ میں دیکھتا ہوں کہ نمازوں میں پھر سستی پیدا ہو رہی ہے آج اس مسجد میں پہلے سے آدھی قطاریں نماز پڑھنے والوں کی ہیں۔ میرے بیمار ہونے سے اللہ تعالیٰ تو بیمار نہیں ہو گیا وہ تو دیکھتا ہے کہ کون مسجد میں آیا ہے اور کون نہیں آیا۔ دوست آج محلوں میں جا کر لوگوں سے پوچھیں کہ کیا میرے بیمار ہونے سے اللہ تعالیٰ بھی بیمار ہو گیا ہے کہ لوگ نماز پڑھنے کے لئے نہیں آتے۔ کیا اب اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ نہیں رہا۔ جیسے پہلے دیکھتا تھا کہ کون مسجد میں آیا ہے اور کون نہیں آیا۔ یا ان کو ضرورت نہیں رہی کہ وہ اس مسجد میں آ کر نماز ادا کریں۔ میرے نزدیک نہ آنے والے لوگوں کی حالت بالکل ویسی ہی ہے جیسے سکول کے بچوں کی ہوتی ہے۔ اگر استاد کی توجہ کسی دوسری طرف ہو جائے یا استاد کلاس میں نہ رہے تو بچے تختیاں رکھ کر آپس میں لڑنا شروع کر دیتے ہیں اور اپنے کام کو بھول جاتے ہیں۔ اسی طرح ان لوگوں نے یہ بھی سمجھ لیا ہے کہ میں تو مسجد میں آتا نہیں اس لئے انہیں مسجد میں آنے کی کیا ضرورت ہے بچے تو نادان ہوتے ہیں اس لئے وہ دوسری طرف مشغول ہو جاتے یا آپس میں لڑنا شروع کر دیتے ہیں لیکن مومن تو بہت عقلمند اور بیدار مغز ہوتا ہے اس کا مقصد ہر وقت اس کی آنکھوں کے سامنے رہنا چاہیئے بے شک استاد کی غیر حاضری میں بچے جو کچھ کرتے ہیں اسے ان باتوں کا علم نہیں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو عالم الغیب ہے اسے انسان کی ہر حالت کا علم ہوتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ کون کون مسجد میں آیا ہے اور کون کون نہیں آیا۔ لیکن اگر بفرض محال اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ کر لے کہ میں آج مسجد میں جھانکوں گا تو گو اللہ تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے اس کے لئے تو یہ خیال بھی

نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کسی وقت نہ دیکھے لیکن اگر محال کے طور پر فرض بھی کر لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم کو روک دے اور مسجد میں نہ دیکھے تو بھی نقصان اسی شخص کا ہوا جو نماز کے لئے نہیں آیا۔ کیونکہ وہ نماز کے ثواب سے محروم ہو گیا اور میرے نزدیک تو مسجد میں نہ آنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص اپنی آنکھیں پھوڑ ڈالے یا اپنے کانوں کو بند کر دے یا اپنی زبان کاٹ ڈالے یا اپنے دانت توڑ دے یا اپنی ناک کاٹ لے۔ جو شخص اپنے ان اعضا کو کاٹتا ہے وہی دکھ اٹھاتا ہے اسی طرح نمازیں بھی انسان کے روحانی اعضاء ہیں۔ نمازوں میں سستی کرنا اپنے روحانی اعضاء کو کاٹنے کے مترادف ہے اور اگر کسی ایسے شخص کو جو نہ آنکھیں رکھتا ہو نہ کان رکھتا ہو نہ ناک رکھتا ہو نہ زبان رکھتا ہو نہ ہاتھ رکھتا ہو جنت میں بھی داخل کر دیا جائے تو وہ اس سے کیا فائدہ اٹھائے گا۔ جیسے کسی لولے لنگڑے اور اندھے شخص کو شالامار باغ میں بٹھا دیا جائے تو وہ اس سے کیا لطف حاصل کر سکے گا۔ اسی طرح جس شخص کے روحانی اعضاء کام نہیں کرتے تو اسے اگر جنت میں بھی داخل کر دیا جائے تو وہ جنت سے کیا لطف اٹھائے گا۔ گو ایسے آدمی کا جس کے روحانی اعضاء کام نہ کرتے ہوں جنت میں جانا ناممکن ہے لیکن اگر فرض کر لیا جائے کہ کوئی شخص فرشتوں کو دھوکہ دے کر جنت میں چلا بھی جائے تو وہ اندھا۔ گنجا اور لنگڑا شخص جنت میں جا کر کیا کرے گا۔ اس کی آنکھیں نہیں کہ جنت کے نظاروں کو دیکھ سکے۔ اس کے کان نہیں کہ جنت کی عمدہ آوازوں کو سُن سکے۔ اس کی زبان نہیں کہ جنت کے ثمرات کو چکھ سکے اس کے ہاتھ نہیں کہ کسی کو چھو کر اس کی لطافت کو محسوس کر سکے۔ جنت سے تو وہی لطف اٹھا سکتا ہے جس کی نمازیں باقاعدہ ہوں جس کے چندے باقاعدہ ہوں اور وہ تقویٰ کی تمام راہوں پر گامزن ہو۔ کیونکہ یہی چیزیں ہیں جو انسان کے روحانی اعضاء ہیں جس نے ان میں سستی اختیار کی گویا اس نے اپنے روحانی اعضاء کاٹ ڈالے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

من کان فی ھذہٖ اعمٰی
فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی
(بنی اسرائیل رکوع ۸)

کہ جو شخص اس دنیا میں روحانی طور پر اندھا ہے وہ اگلے جہان میں بھی اندھا ہو گا۔ قرآن مجید کا یہ طریق ہے کہ وہ بات کو نہایت اختصار سے بیان کرتا ہے اور

یہ بلاغت کا قاعدہ ہے کہ بات ایک جزو کے متعلق کرتے ہیں مگر تمام اجزاء مراد ہوتے ہیں۔ اس آیت کی تفسیر اللہ تعالےٰ نے دوسری جگہ ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے کہ

لھم قلوب لّا یفقھون بھا ولھم اعین لّا یبصرون بھا ولھم اذانٌ لّا یسمعون بھا

(اعراف ع ۲۲)

یعنی ان کے سینوں میں ظاہری طور پر دل تو موجود ہیں لیکن وہ ان سے کام نہیں لیتے۔ اور ان کی آنکھوں میں ظاہری طور پر ڈیلے تو موجود ہیں لیکن وہ ان سے دیکھتے نہیں اور ان کے ظاہری طور پر کان تو ہیں لیکن ان سے سنتے نہیں۔ یہ کافر کی علامت ہوتی ہے کہ وہ روحانی لحاظ سے بالکل اندھا۔ بہرہ اور گونگا ہوتا ہے وہ ظاہری آنکھیں رکھنے کے باوجود نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالےٰ کے کیا کیا نشانات ظاہر ہو رہے ہیں اور کس طرح اللہ تعالےٰ اپنے بندے کی نصرت کر رہا ہے وہ ظاہری کان رکھنے کے باوجود نہیں سنتا۔ ہر طرف سے صداقت اور سچائی کی آوازیں بلند ہوتی ہیں چاروں طرف لوگ سچائی کا باواز بلند اقرار کرتے ہیں۔ لیکن اس کے کانوں میں آواز نہیں پہنچتی۔ اس کے پاس دل ہوتا ہے لیکن وہ صرف ایک گوشت کی بوٹی ہوتی ہے جو کام دل کا ہوتا ہے کہ وہ کسی بات کے متعلق فیصلہ کرے اور اس پر مضبوطی سے قائم ہو جائے یہ بات اس میں نہیں ہوتی۔ پھر کافر گونگا ہوتا ہے یعنی حق کے مقابلہ میں کوئی بات اس کے مونہہ سے نہیں نکلتی وہ حق کے مقابلہ میں حیران و ششدر ہو جاتا ہے پس

من کان فی ھٰذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ

سے مراد صرف آنکھوں کا اندھا پن نہیں بلکہ دوسری آیات جو اسی مضمون کی ہیں وہ بھی اس کیفیت کو شامل ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس دنیا میں روحانی طور پر اندھا ہے وہ اگلے جہان میں بھی اندھا ہوگا۔ جو شخص اس جہان میں روحانی طور پر اصم ہے وہ شخص اگلے جہان میں بھی اصم ہوگا۔ جو شخص اس جہان میں روحانی طور پر ابکم ہے وہ اگلے جہان میں بھی ابکم ہوگا نام ایک عضو کا لیا اور مراد اس سے تمام اعضاء ہیں پس جس شخص کی نہ آنکھیں ہوں نہ کان ہوں نہ ناک ہو نہ ہاتھ ہوں وہ جنت سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم جنت کے متعلق فرماتے ہیں

جنّت ایسی چیز ہے

کہ مالا عین رأت ولا اذنٌ سمعت ولا خطر علیٰ قلب بشر

نہ آنکھوں نے اسے دیکھا نہ کانوں نے کبھی اس کی حقیقت کو سنا ہے اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا تصوّر آ سکتا ہے۔ یہی تینوں الفاظ ہیں جو قرآن مجید نے بیان فرمائے ہیں

لھم قلوب لّا یفقھون بھا ولھم اعین لّا یبصرون بھا ولھم اذانٌ لّا یسمعون بھا ولھم اعین لّا یبصرون بھا

کے مقابل پر

مالا عین رأت فرمایا

اور ولھم اذانٌ لّا یسمعون بھا کے مقابل پر ولا اذنٌ سمعت فرمایا اور لھم قلوب لّا یفقھون بھا کے بالمقابل ولا خطر علیٰ قلب بشر فرمایا یعنی وہ چیزیں ایسی ہیں کہ مومن ان چیزوں کو اس جہان میں نہیں دیکھتا۔ مگر اگلے جہان میں دیکھے گا۔ لیکن کافر اس جہان میں بھی نہیں دیکھتا اور اگلے جہان میں بھی نہیں دیکھے گا۔ مومن کو ایسی آنکھیں دی جائیں گی جو جنّت کی چیزوں کو دیکھیں گی۔ ان سے لطف اندوز ہوں گی اور اگلے جہاں میں مومن کو ایسے کان ملیں گے جو جنّت کی عمدہ آوازوں کو سن کر لذت اٹھائیں گے اور مومن کو اگلے جہان میں ایسا دل ملے گا جو

جنّت کی نعماء

سے لذّت اندوز ہوگا۔ کافر کے پاس یہ تینوں چیزیں نہیں ہوں گی کیونکہ وہ روحانیت کے لحاظ سے اس دنیا میں بھی اندھا تھا اور اگلے جہان میں بھی اندھا ہی ہوگا

وہ روحانیت کے لحاظ سے اس جہان میں بھی بہرہ تھا اور وہاں بھی بہرہ ہوگا۔ اس کا دل اس جہان میں بھی روحانیت کی باتوں سے ناآشنا تھا اور اگلے جہان میں بھی جنّت کی لذّات سے ناآشنا ہوگا۔ جو حالت اس کی اس جہان میں ہے وہی حالت اگلے جہان میں ہوگی۔ میرے خیال میں یہ حدیث اسی آیت کی طرف اشارہ کرتی ہے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جنّت میں کچھ ایسے حواس دیئے جائیں گے جو ان حواس کے مشابہ ہوں گے۔ جو اس وقت ہم رکھتے ہیں۔ تو وہ حواس بہت لطیف ہوں گے اور جنت میں کچھ چیزیں ایسی ہوں گی جن کو دیکھ کر آنکھیں لذت اٹھائیں گی۔ کچھ چیزیں ایسی ہوں گی جن سے کان لذت اٹھائیں گے۔ کچھ چیزیں ایسی ہوں گی جن سے قلب محظوظ ہوگا۔ کچھ چیزیں ایسی ہوں گی جن سے زبان لذت پائے گی مثلاً جنّت میں ثمرات حسنہ وغیرہ کھانے کو ملیں گے جیسا کہ اللہ تعالےٰ جنّتی لوگوں کے متعلق فرماتا ہے کہ وہ کہیں گے ھٰذا الذی رزقنا من قبل۔ لیکن جس شخص کے حواس دنیا میں کام نہیں کرتے اور وہ روحانی نعمتوں سے محروم ہیں وہ کس طرح کہہ سکتے ہیں ھٰذا الذی رزقنا من قبل (بقرہ ع ۳) پس جو شخص سوچ سمجھ کر اعمال بجا لاتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ وہ

کسی نیکی سے محروم نہ رہے

اسے ہر نماز کے ذریعہ ایک نئی طاقت دی جاتی ہے اگر وہ حج کرتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے۔ اگر زکوٰۃ دیتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے اگر وہ نیک بات کسی کو کہتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے اگر وہ کسی کی تربیت کرتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے اگر وہ اچھے کلمے کی کسی کو تلقین کرتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے اگر وہ ظلم و تعدی کو دور کرتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے اگر وہ کسی یتیم یا بیوہ کے بوجھ کا کفیل بنتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے اگر وہ کسی

مصیبت زدہ کی مدد

کرتا ہے تو اسے ایک نئی طاقت عطا کی جاتی ہے ہر نیکی جو انسان کرتا ہے اس کے ذریعہ وہ اپنی ایک نئی حِس اور نئی طاقت کو زندہ کرتا ہے جو جنّت میں اس کے کام آنے والی ہے جتنی نعمتیں جنّت میں ہیں اگر انسان چاہے کہ ان سب سے لطف اٹھائے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مقابل پر زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرے۔ جس طرح انسان دنیا میں اچھے نظارے دیکھ کر لطف اٹھاتا ہے ناک سے خوشبو سونگھ کر یا کانوں سے اچھی آوازوں کو سن کر لطف اندوز ہوتا ہے یا زبان سے چکھ کر لذّت اٹھاتا ہے اور ہر ایک چیز کی سینکڑوں بلکہ ہزاروں قسمیں ہوتی ہیں۔ نظارے دنیا میں ہزاروں قسم کے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے اعلیٰ ہوتے ہیں۔ اسی طرح خوشبوئیں بھی ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں۔ اچھی آوازیں بھی ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں۔ اور چیزوں کے ذائقے بھی ہزاروں قسم کے ہیں۔ ہر ایک آدمی کا ذوق مختلف ہوتا ہے بعض آدمی ترش چیز کو پسند کرتے ہیں۔ لیکن بعض ترش چیز کو سخت ناپسند کرتے ہیں کیونکہ وہ ان کے ذوق کے مطابق نہیں ہوتی۔ اور جن کو ترش چیز پسند ہے وہ بھی سارے کے سارے کسی ایک چیز کو پسند نہیں کرتے بلکہ مختلف طبائع مختلف چیزوں کو پسند کرتی ہیں۔ کیونکہ ترش چیزیں کوئی ایک یا دو قسم کی نہیں بلکہ ہزاروں قسم کی ہیں بعض مٹھاس کو پسند کرتے ہیں آگے مٹھاس کی بھی ہزاروں قسمیں ہیں۔ بعض کو گڑ پسند ہوتا ہے بعض آم کو پسند کرتے ہیں بعض کو زردہ پسند ہوتا ہے۔ بعض کو فیرنی پسند ہوتی ہے

یہ سب چیزیں میٹھی ہیں۔ لیکن کسی کو کوئی میٹھی چیز پسند ہوتی ہے اور کسی کو کوئی اسی طرح جنّت کی نعمتیں بھی لاکھوں کروڑوں قسم کی ہوں گی۔ مگر ان کے مقابل پر انسان کو بھی کروڑوں کروڑ نیکیاں کرنی چاہئیں۔

قرآن مجید سے پتہ لگتا ہے

کہ اللہ تعالےٰ نے جنت میں مومنوں کے لئے افتراق اور جدائی کو پسند نہیں فرمایا۔ پس وہاں اعلےٰ اور ادنےٰ کا امتیاز اس رنگ میں باقی نہیں رہے گا کہ وہ ایک دوسرے سے جدا رہیں۔ بلکہ ان کو ایک درجہ میں جمع کر دیا جائے گا مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ساتھ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسےٰؑ حضرت عیسےٰؑ اور دوسرے انبیاء بھی جنت کی لذات سے اسی طرح سو فیصدی لطف اندوز ہو رہے ہوں گے جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

اصل بات یہ ہے

کہ چونکہ جذباتی لحاظ سے انسان پر اس کے پیاروں کی جدائی شاق گزرتی ہے اس لئے اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ادنےٰ اور اعلےٰ کے امتیاز کو مٹا کر ایک ہی مقام میں ان کو جمع کر دے گا۔ مگر اس کے باوجود ان میں مدارج کا امتیاز ہوگا۔ ایک ہی پلیٹ سے دو آدمی کھانا کھاتے ہیں تو ہر ایک ان میں سے اپنے ذوق کے مطابق اس سے لطف اندوز ہوتا ہے ہر روز گھر میں کھانا پکتا ہے۔ میاں بیوی بچے اور دوسرے رشتہ دار اسے کھاتے ہیں مگر کیا وہ سارے کے سارے ایک سا مزا اٹھاتے ہیں حالانکہ وہ سب کے سب ایک ہی کھانے میں شریک ہوتے ہیں۔ پس مشارکت سے یہ ضروری نہیں ہو

کہ وہ سب مزہ اٹھانے میں بھی برابر ہوں۔ جنت میں

مشارکت بھی ضروری ہے

کیونکہ اگر سارے رشتہ داران نعمتوں میں شامل نہ ہوں۔ تو جنت پورا انعام نہیں کہلا سکتی باپ کہے گا میرا بیٹا میرے پاس نہیں ہے بیوی کہے گی میرا خاوند میرے پاس نہیں ہے خاوند کہے گا کہ میری بیوی میرے پاس نہیں ہے بیٹا کہے گا میرے ماں باپ میرے پاس نہیں ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ سب کو جمع کر دے گا۔ مگر باوجود ایک جگہ جمع ہونے کے ضروری نہیں کہ وہ سب جنت کی نعمتوں سے ایک جیسا لطف اٹھائیں۔ جیسا کہ ہمارے گھروں میں عام طور پر ایک ہی کھانا پکتا ہے یہ کبھی نہیں ہوا کہ بیوی خاوند کے لئے تو پلاؤ پکائے۔ بچوں کے لئے قورما پکائے اور اپنے لئے دال پکائے کوئی آدمی بھی اس تفریق کو پسند نہیں کرتا۔ لیکن باوجود اس کے کہ وہ سب ایک ہی کھانے میں شریک ہوں گے۔ ان کے ذوق اور ان کے مزے میں اختلاف ہوتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بیمار ہے تو وہ اور مزہ اٹھائے گا اور اگر کسی کے دانت نہیں تو وہ اور مزا اٹھائے گا۔ اور جس کے دانت بھی ہیں اور صحت بھی ٹھیک ہے وہ اس سے اور مزا اٹھائے گا۔ حالانکہ کھانا ایک ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عزیز اور رشتہ دار اور مقرب صحابہؓ وغیرہ کھانے میں آپؐ کے شریک ہوں گے۔ تاکہ ان کے دلوں کو ٹھیس نہ لگے۔ لیکن ہر ایک ان میں سے الگ الگ مزا لے رہا ہو گا اور

درجات کا امتیاز

بھی باقی ہو گا۔ اگر یہ سمجھا جائے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بھی سو فیصدی اسی طرح جنت سے لطف اٹھائیں گے جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لطف اٹھا رہے ہوں گے تو جنت کے مدارج باطل ہو جاتے ہیں۔ اور بڑے اور چھوٹے کا امتیاز باقی نہیں رہتا۔ حالانکہ یہ امتیاز موجود ہو گا رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ دوسرے لوگ مزا میں سو فیصدی تب شامل ہو سکتے ہیں کہ ان کے اعمال رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے برابر ہوں لیکن ہم میں سے ہر ایک شخص جانتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اعمال کے لحاظ سے تمام انبیاء سے ارفع اور اعلےٰ ہیں۔ پھر باقی انبیاء آپؐ کے ساتھ جنت

کی نعماء میں سو فیصدی کس طرح شامل ہو سکتے ہیں اس نکتہ کو یاد رکھنے کی

کوشش کرنی چاہیئے

کہ ہم اس دنیا میں اپنے اعمال کے ذریعہ جیسا ذوق پیدا کریں گے۔ اسی کے مطابق جنت کی نعمتوں سے لطف اٹھائیں گے اور ہر نیکی جس کے کرنے میں کوتاہی سے کام لیں گے ہم اپنے ہاتھ سے اس نعمت کا دروازہ اپنے اوپر بند کریں گے۔

اس نکتہ کو پہلے لوگوں میں سے بھی کسی نے بیان نہیں کیا۔ جہاں تک میں نے صوفیا کی کتابیں پڑھی ہیں کسی نے اس بات کے متعلق بحث نہیں کی اور نہ اس موضوع پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے غرض جنتیوں کے اتصال اور اتحاد سے اللہ تعالیٰ کا مقصد یہ ہے کہ جنتی لوگوں کو

تسکین قلب حاصل ہو

اور کوئی خلش ان کو تکلیف نہ دے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو بے شک تسکین قلب حاصل تھی۔ لیکن بعد میں آنے والے دل میں ایک چبھن محسوس کرتے ہیں کہ کاش ہم بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ ہوتے۔ ہم بھی آپؐ کا زمانہ دیکھتے۔ ہم بھی آپؐ کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوتے۔ لیکن جنت میں اس قسم کی کوئی خلش باقی نہیں رہے گی۔ پس جنت میں اتحاد اور اتصال بھی ہو گا اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ سب رشتہ داروں کو ایک جگہ جمع کر دے گا۔ تاکہ جدائی ان کو تکلیف نہ دے لیکن ان میں مدارج کا امتیاز بھی باقی رہے گا۔ اور وہ اس طرح کہ ہر ایک ان میں سے اپنے اپنے ذوق اور اپنی اپنی حس کے مطابق جنت کی نعمتوں سے لطف اٹھائے گا۔ پس

یہ بات یاد رکھنی چاہیئے

کہ جس جس حس کو انسان دنیا میں تقویت دے گا۔ اسی کے مطابق جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو گا اور انسان کی حسیں اس دنیا میں اس طرح تیز ہو سکتی ہیں کہ انسان محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لئے اعمال بجا لائے۔ اور اعمال کے بجا لانے میں استقلال اور مداومت کا رنگ نہ ہو۔ اس وقت تک وہ انسان کی روحانی زندگی پر اثر انداز نہیں ہوتے کچھ دن تک التزام سے نماز پڑھنا پھر چھوڑ دینا کچھ دن اصلاح و ارشاد کے کام میں جوش

دکھانا پھر خاموشی اختیار کر لینا۔ کچھ دن تک قربانی کرنا اور پھر تھک جانا۔ یہ ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے انسان کی

روحانی زندگی خطرہ میں ہوتی ہے

اور وہ لوگ جو ایسا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جاذب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پورے طور پر انہیں لوگوں پر نازل ہوتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر اعمال بجا لاتے ہیں اور اس بات کے محتاج نہیں ہوتے کہ نبی یا خلیفہ ان کو بار بار توجہ دلائے۔ وہ اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ کسی بڑے آدمی نے تحریک کی ہے یا کسی چھوٹے آدمی نے۔ بلکہ وہ ہر نیک تحریک پر خواہ وہ نبی کی طرف سے ہو یا خلیفہ کی طرف سے ہو لبیک کہنے کے لئے تیار رہتے ہیں یہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مورد بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کبھی پسند نہیں کرتا۔ لوگ نبی یا خلیفہ کی خاطر کام کریں۔ موحد قوم وہی ہوتی ہے کہ خواہ نبی یا خلیفہ زندہ رہے یا فوت ہو جائے اس کے اخلاص میں اور اس کے جوش میں کمی نہ آئے بلکہ وہ اسی جوش اور اخلاص سے کام کرتی چلی جائے جس جوش اور اخلاص سے وہ پہلے کام کرتی تھی اور یہ حقیقت ہے کہ جو قوم پورے طور پر موحد ہو۔ اسے دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی۔ نہ حکومتیں اسے کوئی گزند پہنچا سکتی ہیں اور نہ بادشاہتیں اس کا کچھ بگاڑ سکتی ہیں۔ ہمیشہ شرک ہی قوموں کی تباہی اور ہلاکت کا موجب ہوتا ہے پس دوستوں کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ آپ لوگوں کے

اعمال میں کسی قسم کی ملونی نہ ہو

اور ہر چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو اختیار کرنے کی کوشش کریں اس میں مداومت اختیار کریں۔ اور کسی بات کے متعلق بھی آپ لوگوں کو بار بار توجہ دلانے کی ضرورت نہ ہو بلکہ ایک آواز ہی آپ کے لئے کافی ہو۔

جو قوم اس بات کی عادی ہو کہ اسے بار بار بیدار کیا جائے اسے اپنے مستقبل کی فکر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ انبیاء اور خلفاء تو اللہ تعالیٰ کی سواریاں ہوتے ہیں جو بوقت ضرورت بندوں کو عطا کی جاتی ہیں اور وہ بڑی حد تک جماعتوں کے بوجھوں کو اٹھاتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ سہولت کے لئے اپنے بندوں کو یہ سواریاں دے دے تو یہ

اس کا احسان ہوتا ہے اور اگر یہ سواریاں نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ کی جماعتوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ ان بوجھوں کو خود اٹھائیں اگر کبھی والد کو اپنا بچہ اٹھا کر لے جانے کے لئے سواری نہ ملے تو وہ اس کو پھینک نہیں دیتا۔ بلکہ خود اٹھا کر لے جاتا ہے اور

موت فوت کا سلسلہ

تو انسانوں کے ساتھ جاری ہے اس لئے نہ کسی انسان پر بھروسہ کرنا جائز ہے اور نہ بھروسہ کرنا چاہیئے۔ . . . . . .

. . . . . جن لوگوں میں یہ کیفیت پیدا ہو جائے کہ خواہ کوئی زندہ رہے یا فوت ہو ان کے اعمال میں کوئی کمی واقعہ نہ ہو۔ یہی لوگ موحد ہوتے ہیں اور جب توحید کی روح قوم میں سے مٹ جائے تو قوم بھی مٹ جاتی ہے۔ کیا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد

اللہ تعالیٰ کا سپرد کردہ کام

چھوڑ دیا تھا۔ نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ ہم نے نہایت اخلاص سے جاری رکھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے اخلاص کو قبول فرمایا اور ہمیں پہلے کی نسبت بہت زیادہ ترقی عطا کی۔ اگر آئندہ بھی جماعت اس روح کو قائم رکھے کہ کسی کی موت کی وجہ سے ان میں سستی پیدا نہ ہو۔ بلکہ وہ اپنے کام کو پہلے کی نسبت زیادہ ہمت کے ساتھ کرتی چلی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے بہت زیادہ ترقیات دے گا۔ پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھو کہ

جس قوم میں توحید زندہ ہے،

وہ قوم زندہ رہے گی۔ اور جس قوم میں توحید مٹ جائے گی وہ قوم بھی مٹ جائے گی!

درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ صبیحہ صداقت متعلمہ جماعت نہم نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کئی دنوں سے بعارضہ درد گردہ بیمار ہے اور مشن ہسپتال لائل پور میں داخل ہے۔

(میاں محمد حسین ڈویژنل اکاؤنٹنٹ بی اینڈ آر۔ لائل پور)

نقشہ وصولی لازمی چندہ جات صدر انجمن احمدیہ

۱۳ مارچ ۱۹۶۵ء تک جو رقوم وصول ہو چکی ہیں۔ ان کا نقشہ نیچے درج ہے۔ تا احباب جماعت یہ اندازہ لگا سکیں کہ کتنی کمی ہے۔ جسے سال ختم ہونے سے پہلے یعنی ۳۰ اپریل تک بہرحال پورا کرنا ہے۔ یہ وصولیاں صرف سال رواں کے بجٹوں کے مقابلہ میں دکھائی گئی ہیں۔ لہٰذا جن جماعتوں کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہیں، انہیں ان بقاؤں کی وصولی کے لئے بھی خاص جد و جہد کرنی چاہیئے۔

جن جماعتوں پر یہ ※ نشان لگایا گیا ہے ان کے سال رواں کے بجٹ ابھی نہیں ملے۔ اور جن جماعتوں پر یہ ⊗ نشان ہے۔ ان کے بجٹ زیر پڑتال ہیں۔ لہٰذا ان جماعتوں کی مندرجہ ذیل وصولیاں محض اندازہ سمجھنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

(قسط نمبر ۲)

د۔ فہرست جماعتہائے جن کا بجٹ دو ہزار سے پانچ ہزار روپیہ تک ہے

نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی چندہ جلسہ سالانہ	نمبر ترتیب	نام جماعت	وصولی فیصدی چندہ عام و حصہ آمد	وصولی فیصدی چندہ جلسہ سالانہ
۱	قمرآباد (سندھ)	۱۰۰	۱۰۰	۲	سمبڑیال	۱۰۰	۹۶
۳	کریم نگر فارم	۹۶	۱۰۰	۴	گرمولہ ورکاں	۹۳	۹۶
۵	عارف والا	۹۵	۸۸	۶	سکھر	۱۰۰	۸۲
۷	کالج گھٹیالیاں	۸۲	۱۰۰	۸	نیلا گنبد لاہور ⊗	۱۰۰	۷۵
۹	دارالنصر شرقی ربوہ	۸۳	۹۲	۱۰	نور نگر فارم	۹۱	۸۲
۱۱	خوشاب	۸۳	۹۰	۱۲	چک ۱۱۷ چھور	۱۰۰	۶۹
۱۳	دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰۰	۶۸	۱۴	احمدآباد اسٹیٹ	۷۴	۹۴
۱۵	بھکر	۷۹	۸۷	۱۶	پیراں غائب (ملتان)	۸۶	۸۰
۱۷	ناصرآباد اسٹیٹ ※	۷۷	۸۹	۱۸	چنیوٹ	۹۴	۶۹
۱۹	چک ۶۴۴ گ ب	۱۰۰	۶۳	۲۰	عزیز پور ڈوگری	۶۱	۱۰۰
۲۱	بدوملہی ⊗	۶۷	۹۳	۲۲	داؤدخیل	۹۵	۶۵
۲۳	مانسہرہ	۷۹	۸۰	۲۴	دارالصدر جنوبی ربوہ	۷۹	۷۹
۲۵	دارالصدر غربی الف ربوہ	۹۲	۶۵	۲۶	کرونڈی	۶۵	۹۱
۲۷	گکھڑ منڈی	۷۱	۸۰	۲۸	ڈوگری گھمن	۸۹	۶۱
۲۹	دارالیمن ربوہ	۸۳	۶۳	۳۰	چک ۹۸ ش	۶۰	۸۵
۳۱	گوٹھ جمال پور	۶۴	۷۹	۳۲	چک ۱۸ بہوڑو	۵۹	۸۳
۳۳	کرتو پنڈوری	۶۹	۷۱	۳۴	گوجرہ	۷۹	۶۱
۳۵	دارالنصر غربی ربوہ	۸۱	۵۹	۳۶	چک ۹/۱۱ ایل	۶۹	۶۹
۳۷	کیمبل پور	۶۸	۶۹	۳۸	مظفرگڑھ	۷۸	۵۶
۳۹	نصرت آباد اسٹیٹ	۴۸	۸۶	۴۰	میانوالی	۷۴	۶۰
۴۱	دوالمیال	۴۰	۸۹	۴۲	منڈی بہاؤالدین	۶۵	۶۳
۴۳	جیکب آباد	۶۸	۵۸	۴۴	دارالبرکات (ربوہ)	۸۶	۳۷
۴۵	ربیوکے	۴۹	۷۴	۴۶	چک ۱۲۱ چ ب گوکھووال	۶۵	۵۸
۴۷	چک ۱۶۶ مراد	۵۶	۶۲	۴۸	کلسیاں ※	۶۲	۵۶
۴۹	چک ۸۴ ج ب سرشمیر روڈ	۳۷	۸۰	۵۰	چک چٹھہ	۵۷	۵۸
۵۱	بھیرہ	۷۰	۴۵	۵۲	نارنگ منڈی	۵۹	۵۵

(باقی)

درخواستہائے دعا

• میری بچی مجاہدہ مبارکہ جو شروع سے نمایاں کامیابی حاصل کرنے کی وجہ سے وظائف حاصل کرتی رہی ہے۔ امسال میٹرک کے امتحان میں شمولیت کر رہی ہے۔
(خاکسار محمد یونس ویلفیئر انسپکٹر ریلوے روہڑی)

• مکرم چوہدری نور احمد خاں صاحب پنشنر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام لمبے عرصہ سے مختلف عوارض میں بیمار چلے آ رہے ہیں۔ (محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ)

• میرا چھوٹا بھائی عزیز مشتاق احمد خاں کراچی میں بہت بیمار ہے۔ (مبارک احمد از لاہور)

• بندہ اپنے خاندان میں اکیلا احمدی ہے اور اپنے روحانی بھائیوں اور بزرگوں کی دعاؤں کا ازحد محتاج ہے۔ (خاکسار شیخ خلافت حسین ۴ میکلوڈ روڈ لاہور)

• چوہدری دل محمد صاحب آف ربیوکے ایک مخلص احمدی ہیں۔ عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ اور سخت پریشان ہیں۔ (خاکسار سلطان احمد مجاہد معلم وقف جدید گوئیکے ضلع سیالکوٹ)

• اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پسر منجھلہ میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کا قیام علاقہ ہذا میں اشاعت احمدیت کا موجب بنائے۔
(خاکسار غلام قادر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پسر منجھلہ تحصیل شکرگڑھ ضلع سیالکوٹ)

• میرے چچا مکرم ثناء اللہ صاحب اسسٹنٹ انجنیئر کراچی چند روز سے سخت بیمار رہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ (مبارک احمد کھوکھر ۳ - میکلیگن روڈ - لاہور)

• میری اہلیہ ۲ ماہ سے بیمار ہے اس دوران میں دو دفعہ اپریشن بھی ہو چکا ہے۔
(کرم الٰہی بیرون کھیالی دروازہ گوجرانوالہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر الفضل)

تفہیمات ربانیہ کے متعلق علماءِ سلسلہ کی آراء کا خلاصہ

(۱) "تفہیمات ربانیہ نہایت مفید کتاب ہے۔" (مولانا شمس صاحب)

(۲) "کتاب تفہیمات ربانیہ مصنفہ مولانا ابوالعطاء صاحب ایک لاجواب تصنیف ہے میں نے خود اس کتاب سے مناظرات اور تصنیفات میں بہت فائدہ اٹھایا ہے" (قاضی محمد نذیر صاحب)

(۳) "غیر احمدی علماء کے تمام اعتراضات کے نہایت عمدگی سے محققانہ جوابات دیئے گئے ہیں" (مولوی ظہور حسین صاحب)

(۴) "تفہیمات ربانیہ ہر احمدی کے لئے ایک علمی خزانہ ہے اور ہر احمدی مجاہد کے لئے ایک مضبوط ڈھال بلکہ تیز ہتھیار ہے۔" (مولانا محمد صادق صاحب)

(۵) "یہ تصنیف لاجواب ہے ہر اعتراض کا مکمل و مدلل اور مسکت جواب محققانہ انداز میں لکھا گیا ہے۔" (مولانا شیخ مبارک احمد صاحب)

(۶) "میرے نزدیک یہ کتاب مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے ایک قسم کی انسائیکلوپیڈیا ہے" (مولانا شیخ عبدالقادر صاحب)

(۷) "یہ کتاب سلسلہ احمدیہ کی ان لاجواب تصنیفات میں سے ہے جن کا جواب لکھنے سے مخالفین احمدیت عاجز ہیں" (مولانا چوہدری محمد شریف صاحب)

(۸) "تبلیغ سے دلچسپی رکھنے والے تمام دوستوں کو تفہیمات ربانیہ کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے" (مولانا غلام باری صاحب سیف)

حجم ۸۲۴ بڑے صفحات۔ قیمت سفید کاغذ گیارہ روپے۔ اخباری کاغذ آٹھ روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:- **مکتبہ الفرقان۔ ربوہ**

شفا میڈیکو (سب ایجنسیاں)

ہم نے مغربی جرمنی کی بعض بہت بڑی بڑی انگریزی دواساز کمپنیوں کی جو انگریزی ادویات اور دیگر ہسپتالوں میں استعمال ہونے والے آلات کی ایجنسیاں حاصل کی ہیں۔ مال کی مانگ کافی ہے اور بہت مقبول ہے چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ مغربی اور مشرقی پاکستان کے بڑے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ اور سب ایجنسیاں مقرر کریں۔ اس غرض کے لئے جو فرمیں یا اصحاب دلچسپی رکھتے ہوں وہ ہم کو فوری طور پر اطلاع دیں۔ خواہش مند اصحاب رابطہ قائم کرنے سے قبل مندرجہ ذیل امور پر غور فرمالیں:-

۱- اپنے شہر میں ادویات وغیرہ کا ان کو سٹاک حاضر رکھنا ضروری ہوگا۔ اور اس غرض کے لئے ان کے پاس درمیانے درجہ کے شہر کے لئے کم از کم دس پندرہ ہزار روپیہ اور بڑے شہر کے لئے قریباً ۲۰ ہزار روپیہ کا سٹاک رکھنے کی مالی استطاعت ہونی چاہیئے۔

۲- مال سٹاک کرنے کے لئے جگہ اور گودام کا بندوبست ضروری ہے اور فون ہو تو بہتر ہوگا۔

۳- ہم اپنی سب ایجنسیوں کا اعلان اخبارات میں کریں گے۔

۴- سب ایجنسیوں کے متعلق فیصلہ ۳۱ مارچ تک لازماً کر دیا جائے گا۔

اس لئے جو اصحاب دلچسپی رکھتے ہوں وہ فوری طور پر ہم سے رابطہ قائم کریں

شفا میڈیکو

سوداگران انگریزی ادویات چوک میو ہسپتال لاہور فون نمبر ۶۳۶۹۳

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں۔

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور۔ ۹ فیروزپور روڈ لاہور ۱۲۔ لائل پور ٹمبر سٹور۔ راجباہ روڈ لائل پور فون نمبر ۳۸۰۸

دیہاتی احباب کے لئے خوشخبری:- تبلیغی ڈھولے بنام "جٹ جھبہ" کا تیسرا ایڈیشن شائع ہوگیا ہے ہدیہ ۲۵ پیسے نیز قادیان سے ملنے والی تمام قدیم و نایاب کتب بھی مل سکتی ہیں بمعہ فہرست کتب طلب کریں۔ فوٹو سیٹ معہ مینار -/۴ روپے عبدالعظیم معرفت ظہور احمد صاحب ڈرائنگ ماسٹر۔ ٹی آئی ہائی سکول۔ ربوہ)

ہوالشافی

کثیر الشفا صدری

سرسگلا اور پھیپھڑوں کی بہت سی بیماریوں کا اکسیر نزلہ زکام خواہ کتنا پرانا اور بگڑا ہوا ہو یا سر درد اور سیل پڑتے ہوں گلے کی خرابی نہ جاتی ہو۔ کھانسی اور کبھی ساتھ بخار کی شکایت ہو جاتی ہو یا ٹی بی کا شک پڑتا ہو تو اس کو استعمال کریں۔ اللہ تعالیٰ شفا دیں گے۔ ضیق اور دمہ کو بھی بہت مفید ہے۔ قیمت ایک ماہ کی دوائی چھ روپے پچاس پیسے (۶-۵۰)

احمدیہ دواخانہ متصل ٹی آئی پرائمری سکول ربوہ

دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا۔ وہم۔ وسواس۔ جنون۔ دیوانگی بے خوابی اور پاگل پن کا کامیاب علاج

دواخانہ حکیم عبدالعزیز کھوکھر منزل چک چٹھہ تحصیل حافظ آباد۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

ہمیشہ اپنی طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ کی آرام دہ بسوں پر سفر کیجئے

پھولوں کی سیج پر بیٹھ کر کوئی شخص خدا کو نہیں پا سکتا

اپنے نفسوں میں مضبوطی پیدا کرو تا تم ہر خدائی امتحان میں کامیاب نکلو (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ جماعتی ترقی قربانیوں کے ساتھ ہی وابستہ ہے فرماتے ہیں:-

"جب تک کوئی قوم مرنے کو نہ نکلے۔ وہ زندہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ کوئی زندگی موت کے بغیر نہیں۔ جب تک دانہ مٹی میں نہ ملے شگوفہ نہیں نکالتا۔ بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک رحم کی تاریکیوں میں سے نہ ہو گزرے۔ پس قوم ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ ایک موت اختیار نہ کرے۔

تم میں سے چھوٹے اور بڑے بڈھے ہوئے یا بے بڈھے امیر ہوں یا غریب وہ خواہ کسی طبقہ کے ہوں اگر وہ اپنے دل میں سچائی کو محسوس کرتے ہیں اور انھوں نے خدا کا جلوہ دیکھا ہے تو جب تک اس کو دنیا میں پھیلا نہیں لیتے جب تک یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ ہم خدا تعالیٰ کے لئے مر گئے۔ اور ہر ایک چیز کو قربان نہیں کرتے اور اس چیز کو قربان نہیں کرتے جو بڑی سے بڑی ان کے نزدیک ہے اور ہر ایک چیز کو اس راہ میں حقیر نہیں سمجھ لیتے تو کامیابی کی امید نہیں رکھ سکتے اور نہ خدا کے فضل کے وارث ہو سکتے ہیں۔ تم مت سمجھو کہ بغیر ان راستوں پر چلنے کامیابی کے لئے مقدر ہیں تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو نبیوں کے سردار ہیں اور ہمارے اس زمانہ کے معلم حضرت مسیح موعودؑ کا خواہ کچھ بھی درجہ ہو تاہم آپ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہی ہیں۔ ان کی جماعت کو اللہ تعالیٰ مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لایفتنون کیا لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ اس بات کے کہنے پر کہ ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہ کی جائے گی۔ انھوں نے تکلیف پر تکلیف اٹھائی اور دکھ پر دکھ برداشت کیا اور خدا کی راہ میں قتل ہوئے اور جب تک ان تکالیف کو برداشت نہیں کیا کامیاب نہیں ہوئے۔ تم مت سمجھو کہ ان قربانیوں پر جو کرتے ہو تم کو ترقی حاصل ہو گی۔ یاد رکھو کہ اگر قربانی نہیں تو کوئی ترقی نہیں۔ ہماری یہ قربانیاں بڑی قربانیاں نہیں۔ یہ تو خدا تعالیٰ نے ہماری کمزور حالت کو دیکھ کر ہم سے بڑی قربانیوں کو پیچھے ڈال دیا ہے جن میں سے ہمیں کامیابی سے پہلے گزرنا پڑے گا۔ ان قربانیوں کے لئے نفسوں کو تیار کرو۔ پھولوں کی سیج پر بیٹھ کر کوئی شخص خدا کو نہیں پا سکتا کانٹوں میں سے گذر کر نہیں بلکہ تلواروں کے سائے میں سے گزرنا ہو گا۔ نازک بدنی چھوڑ دو۔ آج کل ایسے بھی لوگ ہیں جو تھوڑی سی مالی قربانی پر گھبرا جاتے ہیں۔ مگر اپنے دلوں کو تیار کرو کہ مال قربان کرنے پڑیں گے۔ رشتہ داروں کو چھوڑنا پڑے گا۔ اپنے نفسوں میں مضبوطی پیدا کرو کہ اگر خدا تمہارا امتحان لے تو تم اس امتحان میں کامیاب نکلو۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ تم ابتلاء کی خواہش کرو۔ کیونکہ اس سے منع کیا گیا ہے بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ تم یہ نیت کر لو کہ اگر کوئی ابتلاء آئے تو وہ تمہارے ایمان کے اندر مضبوطی پائے اور وہ مصیبت تمہارے ایمان کی عمارت کو ڈھانے والی نہ ہو۔

(الفضل ۲۸ اگست ۱۹۲۲ء)

وفاقی دارالحکومت میں یوم پاکستان پر فوج کی شاندار پریڈ

راولپنڈی ۲۴ مارچ۔ عساکر پاکستان نے یوم جمہوریہ کے موقعہ پر کل راولپنڈی میں ایک عظیم الشان پریڈ کے ذریعے اپنی دفاعی قوت بے مثال نظم و ضبط اور اعلیٰ درجے کی فنی مہارت کا پرشکوہ مظاہرہ کیا۔ صدر ایوب نے جو عساکر پاکستان کے سپریم کمانڈر بھی ہیں پریڈ کی سلامی لی اور ایک لاکھ سے زائد افراد نے بڑے انہماک سے دیکھا۔ یہ ولولہ انگیز پریڈ صبح ۸½ بجے شروع ہوئی اور ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

اسلام آباد کے پرشکوہ پاکستان ہاؤس میں جشن صدارت کی پروقار تقریب

صدر ایوب اور گورنروں نے حلف اٹھا لیا

راولپنڈی ۲۴ مارچ۔ صدر ایوب نے کل منصب صدارت کی نئی میعاد شروع ہونے پر اپنے عہدے کا حلف اٹھایا۔ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس اے آر کارنیلیس نے ان سے حلف لیا۔ حلف اٹھانے کی یہ باوقار تقریب پاکستان کے نئے دارالحکومت اسلام آباد کی سب سے بڑی عمارت پاکستان ہاؤس میں انجام پائی۔ اس تقریب میں پاکستانی زعماء اور حکام کے علاوہ ڈیوک آف ایڈنبرا اور ایران کے وزیر خارجہ جناب عباس آرام نے بھی شرکت کی۔ صدر کے حلف اٹھانے کے بعد مشرقی اور مغربی پاکستان کے گورنروں نے اپنے عہدوں کا حلف اٹھایا مشرقی پاکستان کے ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مرشد نے گورنر عبدالمنعم خان سے اور مغربی پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر عبدالعزیز خان نے گورنر ملک امیر محمد خان سے حلف لیا۔

حلف اٹھانے کے بعد صدر ایوب نے اعلان کیا کہ وہ ہر سطح پر عوام کے نمائندوں سے مل کر حکومت کریں گے اور ملک کی فلاح کے لئے دانشمند انہ مشوروں کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ ہم پاکستان کو زبردست قوت بنانے اور کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

مغربی پاکستان کی چار رکنی کابینہ آج حلف اٹھا رہی ہے

لاہور ۲۴ مارچ۔ مغربی پاکستان کی نئی کابینہ کے چار وزیر آج گورنر ہاؤس میں حلف اٹھا رہے ہیں۔ اور اس امر کا امکان ہے کہ ان میں کم از کم ایک وزیر نیا ہو گا۔ اور بقیہ سابقہ کابینہ میں سے لئے جائیں گے رفتہ رفتہ صوبائی کابینہ کے وزراء کی تعداد دس سے زیادہ ہو جائے گی۔

یہ باتیں کل دوپہر صوبائی گورنر ملک امیر محمد خان نے لاہور کے ہوائی اڈے پر بتائیں وہ اپنے عہدے کی نئی میعاد کا حلف اٹھانے کے بعد صدر مملکت کے جہاز میں راولپنڈی سے یہاں پہنچے۔

ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی

مساجد میں پاکستان کے استحکام کے لئے دعائیں، بجلی کے رنگ برنگ قمقموں سے چراغاں

ربوہ ــــ مورخہ ۲۳ مارچ کو ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر اور جملہ صیغہ جات نیز تعلیمی اداروں میں عام تعطیل رہی۔

تقریبات کا آغاز اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں سے ہوا۔ چنانچہ نماز فجر کے بعد جملہ مساجد میں پاکستان کے استحکام ترقی اور سالمیت کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ دن طلوع ہونے پر ٹاؤن کمیٹی اور دیگر سرکاری دفاتر نیز دفاتر تحریک جدید وغیرہ پر لوائے پاکستان لہرایا گیا۔ اگرچہ گزشتہ روز کی شدید بارش کے بعد گراؤنڈ میں پانی کھڑا ہو جانے کے باعث خاطر خواہ کھیلوں کے مقابلے تو نہ ہو سکے۔ لیکن رات کو سرکاری دفاتر اور تمام دیگر اہم عمارتوں اور بازاروں کی دکانوں پر بجلی کے رنگ برنگ قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔ مسجد مبارک صدر انجمن احمدیہ اور تحریک کے دفاتر دفاتر مجلس خدام الاحمدیہ تعلیم الاسلام کالج دفتر ٹاؤن کمیٹی اور متعدد دیگر عمارات پر چراغاں کا منظر بہت دلکش تھا علاوہ ازیں گول بازار اور غلہ منڈی کے دکانداروں نے بھی روشنی کا خاص اہتمام کر کے اس قومی تقریب میں شرکت کی۔ بعض شہریوں نے بھی اپنے طور پر محلہ جات میں اپنے مکانوں پر لوائے پاکستان لہرانے کے علاوہ رات کو روشنی کا اہتمام کیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴